روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 26 جولائی 2010ء 13 شعبان 1431 ہجری 26 وفا 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 156

پہلی شرط بیعت

بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 563)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رہے کہ انسان کو صرف خدا کی شناخت کے لئے پیدا کیا گیا ہے پس اگر یہ نظام عالم کا اس طرح پر واقع ہو کہ خدا کے وجود پر دلالت نہ کرے تو تمام مصنوعات کا ایک فضول وجود ہوگا جس پر نظر ڈالنے سے ہم اپنے خدا کو شناخت نہیں کر سکتے۔ پس فقط اسی حالت میں خدا تعالیٰ کی شناخت کے لئے یہ نظام عالم مفید ہو سکتا ہے جبکہ اس کی وحدت نظامی پر نظر کر کے خدا تعالیٰ کے وجود پر دلیل قائم ہو سکے اور وہ صورت صرف یہی صورت ہے کہ اجسام اور حیوانات میں جو جو تفاوت مقدار اور طاقت اور قوت میں پایا جاتا ہے اعمال کا نتیجہ نہ سمجھا جائے بلکہ یہ تمام امور خدا کی ذات پر استدلال کرنے کے لئے اس کے قدرتی کام سمجھے جائیں اور یہ تمام حد بندی اس کی محض اس ارادہ سے اور اس غرض سے سمجھی جائے کہ تا اس قادر کے وجود پر جو حد باندھنے والا ہے ایک دلیل ہو اور تا اس کی مخلوقات کو محض اس کی صنائع قرار دے کر اس پہلو سے بھی اس کے وجود پر دلیل قائم ہو سکے کہ اس نے نہ تناسخ کی مجبوری سے بلکہ خود عمداً ارادہ کیا ہے کہ انسان کی نسل زمین پر پھیلے اور جو کچھ انسانی وجود کے لئے آرام اور راحت اور دوا اور غذا کے لئے ضرورتیں ہیں سب اس کے لئے مہیا ہوں اگر ایسا سمجھا جائے تو بلاشبہ یہ تمام چیزیں اس کے وجود پر دلالت کرتی ہیں جیسا کہ کسی نے کہا ہے ۔

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

لیکن اگر یہ تمام چیزیں جن سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے یا جن پر بقائے نسل موقوف ہے محض اتفاقی طور پر تناسخ کے ذریعہ سے پیدا ہوگئی ہیں تو پھر یہ چیزیں خدا کے وجود پر ہرگز دلالت نہیں کریں گی۔ کیونکہ وہ تناسخ کی مختلف ہواؤں سے اختلاف پذیر ہو کر ایک نظام کے شیرازہ میں منضبط نہیں رہیں گی اور اس صورت میں انسانی آرام و آسائش کے لئے ان چیزوں پر بھروسہ کرنا نہایت خطرناک ہوگا۔ مثلاً اگر یہ بات سچ ہے کہ نوع انسان میں سے جو بعض مرد ہیں اور بعض عورت یہ اختلاف آواگون یعنی تناسخ کی شامت سے ہے تو اس صورت میں امان اٹھ جاتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ بعض زمانوں میں انسانوں کے ایسے اعمال واقع ہوں کہ کوئی روح اعمال کی رو سے مرد بننے کے لائق ہی نہ ہو۔ یا کوئی روح عورت بننے کے لائق نہ ہو۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ بعض ضروری چیزیں کہ جو انسان کی خوراک یا آرام اور آسائش کے لئے ضروری ہیں جیسے گائے بیل گھوڑے وغیرہ۔ وہ بباعث نہ ہونے اعمال تناسخ کے زمین پر سے مفقود ہو جائیں یعنی نوع انسان سے ایسے اعمال ہی ظہور میں نہ آئیں جن کی وجہ سے ان کو گائے یا بیل گھوڑا بننا پڑے۔ پس ظاہر ہے کہ اگر یہ تمام چیزیں جو انسانی زندگی کے لئے ضروری ہیں ان کا وجود محض اتفاقی ہوتا تو یہ سلسلہ کبھی نہ کبھی ٹوٹ جاتا اور نہ اس سلسلہ کو خدا کے وجود پر کوئی دلالت رہتی۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 20)

رخصتیں اپنے رب کیلئے حاصل کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''جو دوست گورنمنٹ یا کسی اور ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کیلئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے ماتحت خرچ کریں۔''

(الفضل 23 مارچ 1966ء)

تبدیلی دفتر

دفتر مجلس نصرت جہاں مورخہ 20 جولائی سے بیت الاظہار سے تبدیل ہو کر دفاتر تحریک جدید کے شرقی وِنگ میں آگیا ہے۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں۔

فون آفس: 0092-47-6212967
فون رہائش: 0092-47-6214797
موبائل: 0092-332-7068497

Email:-majlisnusratjahan@yahoo.com

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں مٹاپا کیمپ

فضل عمر ہسپتال میں فری مٹاپا کیمپ مورخہ 28 جولائی 2010ء کو بوقت 10:30 بجے تا دوپہر 1:00 بجے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں لگایا جائے گا۔ اس کیمپ میں جدید مشینوں کے ذریعہ ماہر ڈاکٹرز کی زیرنگرانی جسم میں چربی اور پٹھوں کی مقدار جانچنے/ دوا اور خوراک تجویز کرنے میں مدد مل سکے گی۔ احباب وخواتین اس کیمپ سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

6

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ یورپ

جلسہ جرمنی کی مصروفیات، اختتامی خطاب، نومبائعین کو ہدایات اور وفود سے ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

27 جون 2010ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا چار بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اس کے بعد جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر، کرسی صدارت پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھی اور احباب نے بڑے ولولے اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم طارق احمد چیمہ صاحب نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم محمد انیس دیالگڑھی صاحب نے پیش کیا۔ بعدازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا منظوم کلام ؎

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ ظلم رہے گا بن کے دعا تم صبر کرو وقت آنے دو

مکرم مصور احمد صاحب نے خوش الحانی سے مگر پُرسوز انداز میں پیش کیا۔ اس نظم کے بعد مکرم شیخ خالد محمود صاحب نے کلام طاہر سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا منظوم کلام بعنوان ''مردِ حق کی دعا'' ؎

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفتِ ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رخ پلٹ جائے گا رُت بدل جائے گی

ترنم سے پیش کیا۔

حضور انور کے اختتامی خطاب کا خلاصہ

بعدازاں پانچ بجکر پانچ منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انتہائی پُر شوکت خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

گزشتہ دنوں پاکستان میں، لاہور میں احمدیوں پر جو حالات گزرے ہیں، جس ظالمانہ اور سفاکانہ طور پر افراد جماعت کو جمعہ کے دوران شہید کیا گیا ہے۔ 17، 18 سال کے نوجوان سے لے کر 92، 93 سال کے بوڑھے تک کے خون کو سفاکی کی بدترین مثالیں قائم کرتے ہوئے بہایا گیا ہے اور قانون نافذ کرنے والوں نے اپنی کسی مصلحت کے تحت اس خون کو بہنے دیا اور بروقت مدد نہ کی ورنہ شاید کئی قیمتی جانیں بچ جاتیں۔ بہرحال جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور اکثر احمدی خود بھی اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ کے حضور کرتا ہوں پس ہماری فریاد تو اللہ تعالیٰ کے حضور ہے جو مضطر کی دعائیں سنتا ہے۔ جیسا کہ خود اس نے فرمایا ہے کہ میں ہی ہوں جو مضطر کی دعائیں سنتا ہوں۔ وہ لوگ جو تکلیف میں ہیں، وہ لوگ جن پر ظلم کیا جاتا ہے، وہ لوگ جن پر جینا تنگ کیا جاتا ہے، جب وہ بے چین ہو کر مجھے پکارتے ہیں تو میں ان کی تکلیفوں کو دور کرتا ہوں۔ فرماتا ہے کہ امن یجیب المضطر ......(سورۃ النمل آیت: 63) نیز بتاؤ تو کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے جب وہ اس خدا سے دعا کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور وہ تم دعا کرنے والے انسانوں کو ایک دن ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا اس قادر مطلق اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ کم ہی ہیں جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

پس ہم تو اس تمام طاقتوں کے مالک اور تمام صفات کاملہ سے متصف خدا کے ماننے والے ہیں۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ہم کہیں کہ خدا پہلے تو سنتا تھا، آج نہیں سنتا۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ پہلے تو اس میں یہ صفت تھی لیکن اب اس کی یہ طاقت اور صفت ختم ہوگئی ہے۔ اس زمانے میں اس نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے وہ اس سے کئے گئے وعدے بھی یقیناً پورے فرمائے گا اور اس کے ماننے والوں کی متضرعانہ دعاؤں کو بھی سنے گا اور یقیناً سنے گا اور سنتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ''کلام الٰہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر۔''

(دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد 18 ص 231)

اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادتوں اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھتے ہوئے ہم اس بات پر علی وجہ البصیرت قائم ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائے تو جاتے ہیں لیکن یہ آزمایا جانا سزا نہیں ہوتا بلکہ خدا ایمان کی مضبوطی کے لئے مومنوں کو آزماتا ہے اور جماعت احمدیہ کی 121 سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی الٰہی تقدیر کے تحت جماعت پر ابتلاء آیا اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ثبات قدم عطا فرمایا۔ دعاؤں کی طرف راغب کیا اور جماعت کی متضرعانہ اور مضطربانہ دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے کامیابیوں کی طرف پہلے سے بڑھ کر رواں دواں کر دیا اور بشر الصابرین (البقرہ: 156) کی خوشخبری کا مصداق بنا دیا۔

پس آج بھی جو ظلم جماعت پر پاکستان میں روا رکھا جا رہا ہے اور جس کی انتہائی بہیمانہ اور ظالمانہ صورت لاہور میں احمدیوں پر اجتماعی حملے کی صورت میں سامنے آئی اور حملہ بھی خدا کے گھر میں، خدا کی عبادت کرنے والے نہتے احمدیوں پر۔ تو کیا اس وقت جب حملہ ہو رہا تھا۔ اس وقت جس صبر اور حوصلہ اور اضطرار سے احمدی دعائیں کر رہے تھے اور اس کے بعد آج تک احمدیوں میں اضطراری کیفیت قائم ہے اور دعاؤں میں مصروف ہیں، تو کیا خدا تعالیٰ ان دعاؤں کو نہیں سنے گا؟ سنے گا اور انشاء اللہ یقیناً سنے گا۔ یہ اس کا وعدہ ہے۔ یہ ظلم جو خدا کے نام پر خدا والوں سے روا رکھا گیا اور رکھا جا رہا ہے، کیا اس بات پر خدا کی غیرت جوش نہیں دکھائے گی؟ دکھائے گی اور یقیناً دکھائے گی۔............

حضور انور نے فرمایا:

......اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور معبود حقیقی ہونے کے اقرار کے ساتھ ضروری ہے۔ اس کے بغیر اب تا قیامت خدا تعالیٰ کا قرب پانا ممکن نہیں۔ اس اقرار کے بغیر اب تا قیامت دعاؤں کی قبولیت کی معراج حاصل کرنا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہی کی زیادہ سنتا ہے جو اس کے پیارے ہیں اور اس قبولیت کے لئے جو نسخہ قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ سے اعلان کروا کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو وہ تم سے محبت کرے گا۔ (آل عمران: 32) پس ہم تو اللہ تعالیٰ کی محبت کا جب دعویٰ کرتے ہیں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے مقام کو نہ سمجھیں اور آپ کی کامل پیروی کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار نہ پائیں۔

آپ فرماتے ہیں ''سو میں نے جو کچھ پایا، اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پاسکتا ہے''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 65,64)

پس ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا صحیح ادراک رکھنے والوں اور آپ سے محبت رکھنے والوں کو ان درجات اور مرتبوں تک خدا تعالیٰ لے جا سکتا ہے اور لے جاتا ہے جو اس کے مقرب ترین بندے ہیں۔

احمدیت تو ہر جہت اور ہر سُو پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ ہر مخالفت کے بعد سعید فطرت احمدیت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس تازہ ظلم کے بعد بھی کئی سعید فطرت اس حوالے سے ہی احمدیت کی آغوش میں آئے ہیں۔ لاہور کے واقعہ کے بعد اس واقعہ کو دیکھ سن کر کافی بیعتیں بھی آرہی ہیں۔

اے وہ لوگو! جو اپنی طاقت اور کثرت کے بل بوتے پر ظلم میں بڑھتے چلے جا رہے ہو، اس خدا سے ڈرو جو کہتا ہے اور ہم انہیں آہستہ آہستہ ایسے راستوں سے جن کو وہ جانتے نہیں ہلاکت کی طرف کھینچ لائیں گے (الاعراف: 183) پس اپنی ہلاکت کو آواز نہ دو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل کو اپنی فتح پر محمول نہ کرو۔ یہ ڈھیل تو تمہیں خدا تعالیٰ کے قول املی لھم (کہ میں انہیں ڈھیل دیتا ہوں) کی وجہ سے مل رہی ہے۔ لیکن اس کے بعد کے انذاری الفاظ پر بھی ذرا غور کرو جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کیدی متین (الاعراف: 184) (کہ میری تدبیر بڑی مضبوط ہے)۔ پس جب اللہ تعالیٰ حد سے بڑھے ہوؤں کے خلاف تدبیر کرتا ہے تو وہ انسانی سوچ کے دائرے سے باہر ہے۔ ہم یہ نہیں جانتے کہ وہ کیا تدبیر ہوگی۔ لیکن یہ ہمیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو ضرور پورا کرتا ہے اور پورا کرے گا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے مامور کی مخالفت کرتا ہے وہ اس کی نہیں بلکہ حقیقت میں وہ خدا کی مخالفت کرتا ہے۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ اگرچہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر جو لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے اور بجائے اس کے کہ اپنے گناہوں کا اقرار کر کے خدا تعالیٰ کے حضور جھک جائیں، الٹے خدا تعالیٰ کے رسول کو ستاتے اور دکھ دیتے ہیں، وہ آخرکار پکڑے جاتے ہیں اور ضرور پکڑے جاتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 5 ص 413,412 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس اے احمدیو! تم اس ظلم پر پریشان نہ ہو کہ الٰہی جماعتوں سے یہی ہمیشہ روا رکھا گیا ہے۔ ان ظالموں کا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑو۔ جماعت احمدیہ کی ترقی، جیسا کہ میں نے کہا ہے نہ پہلے کبھی ان واقعات سے رکی ہے نہ آئندہ رکے گی۔ ظالموں کو اللہ تعالیٰ پکڑے گا اور ضرور پکڑے گا۔ ہمارا کام خدا تعالیٰ کے حضور جھکنا ہے

پس ہم عہد بیعت اسی صورت میں نبھا سکتے ہیں جب ہم خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں، جب ہم برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں۔ ہماری موت تبھی ان نیک لوگوں کے ساتھ ہوسکتی ہے جب ہم اپنے اعمال پر نظر رکھیں، جب ہم اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی ہر دم کوشش کرتے رہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے عہد بیعت کو نبھایا،

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

جنہوں نے خداتعالیٰ کی خوشنودی کی سند حاصل کی۔

ہم شہداء کے واقعات سنتے ہیں، بعض لکھنے والے مجھے لکھتے ہے کہ آجکل خطبات میں جو شہداء کا ذکر ہو رہا ہے اور بعض کو ان میں سے ہم ذاتی طور پر جانتے ہیں اور ان کا ذاتی تجربہ ہے یقیناً ان میں سے ہر ایک اپنا عہد پورا کرنے والا اور ایک روشن چمکدار ستارہ تھا۔ قطب ستارے یا بعض سیارے تو ارضی راستوں کی نشاندہی کرتے ہوئے راہنمائی کرتے ہیں۔ یہ لوگ خداتعالیٰ کی رضا کے حصول کی طرف راہنمائی کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ عشق و وفا کے لہلہاتے کھیتوں کی طرف ہمیں لے جانے والے ہیں۔ پس یہ لوگ ہیں جنہوں نے عہد بیعت نبھایا ہے۔

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کے ذکر کے بعد ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے، اس خدا کا صحیح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں''۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 75)

پھر اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی اور میں نے کہا اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کردو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ اس کشف کو حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف کے واقعہ پر محمول کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ''سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خداتعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کردے گا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہوجائے گی''۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 76,75)

پس جو مالی اور جانی قربانیاں کرتے ہوئے اپنے عہد بیعت کو نبھا گئے وہ بیشک اسی کشف کے مصداق اور اس شاخ کے بغل بچے ہیں جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی صورت میں زمین میں گاڑی گئی تھی۔ یہ تو خداتعالیٰ کے علم میں ہے کہ کس کو اس نے شہادت کا درجہ دینا ہے اور کس سے کسی اور رنگ میں کام لینا ہے۔ لیکن آج ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے کہ اپنے عہد بیعت کو نبھاتے ہوئے اپنے اندر وہ انقلاب عظیم پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے مقرب بنیں جو انقلاب زمانے کے منادی ہم میں روحانی طور پر پیدا کرنا چاہتے تھے۔

حضرت مسیح موعود ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ ہمارا ایمان کامل کرنے کے لئے آپ نے کیا طریق بتائے ہیں؟ یہاں کچھ ذکر کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ سب سے بنیادی چیز ایک مومن کے ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور یہ ایمان اس وقت تک اعلیٰ درجے تک نہیں پہنچتا جب تک خداتعالیٰ سے بے غرض محبت نہ ہو۔

(ملفوظات جلد سوم ص 508 جدید ایڈیشن)

فرمایا: (-) وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے وقف کردے اور سپرد کردے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی ہو۔

(ملفوظات جلد 2 ص 133 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

فرمایا: ایک حقیقی (-) اللہ تعالیٰ سے پیار کرتا ہے یہ کہہ کر اور مان کر کہ وہ میرا محبوب ومولا پیدا کرنے والا اور محسن ہے، اس لئے اس کے آستانہ پر سر رکھ دیتا ہے۔ سچے (-) کو اگر کہا جاوے کہ ان اعمال کی پاداش میں کچھ بھی نہیں ملے گا اور نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے اور نہ آرام ہیں نہ لذات ہیں تو وہ اپنے اعمال صالحہ اور محبت الٰہی کو ہرگز ہرگز چھوڑ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کی عبادات اور خداتعالیٰ سے تعلق اور اس کی فرمانبرداری اور اطاعت میں فنا کسی پاداش یا اجر کی بناء اور امید پر نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد 2 ص 133 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں: تمہارا فرض ہے کہ سچی توبہ کرو اور اپنی سچائی اور وفاداری سے خدا کو راضی کرو تا کہ تمہارا آفتاب غروب نہ ہو۔

(ملفوظات جلد 2 ص 140 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس مسیح موعود کی بیعت میں آکر جس آفتاب صداقت اور نور محمدی سے ہم احمدی فیض پا رہے ہیں جس سے دوسروں نے باوجود اس سورج کے پاس ہونے کے فائدہ نہیں اٹھایا اس سورج کو ہمیشہ چمکتا اور روشن رکھنے اور فیض حاصل کرنے کے لئے خداتعالیٰ سے تعلق کی ضرورت ہے۔ مجھے ان دہشت گردی کے واقعات کے بعد جس کثرت سے اس مضمون کے خط آرہے ہیں کہ ہم خداتعالیٰ کے قریب ہوئے ہیں اور ہمارے ایمان میں ترقی ہوئی ہے اس تعلق میں خداتعالیٰ کی قربت کے مزید مدارج طے کرنے کی طرف ہر احمدی کو اب مستقل مزاجی سے توجہ کی ضرورت ہے۔ پھر دیکھیں وہ خدا جو ہمارا خدا اور سب طاقتوں والا خدا ہے۔ حضرت مسیح موعود سے کئے گئے اپنے تائیدات کے وعدوں کو پورے کرتے ہوئے کس تیزی سے اپنی تائیدات کے نظارے دکھاتے ہوئے دشمن کے ہر مکر کو اس پر الٹاتا چلا جائے گا۔ آج تک ہم نے خداتعالیٰ کی فعلی شہادتیں مسیح موعود کے قائم کردہ اس سلسلے کے ساتھ ہی دیکھی ہیں اور اس کو دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں اور جو خدا آج تک جماعت احمدیہ کی حفاظت کرتا آیا ہے اور ترقی کی نئی راہیں دکھاتا رہا ہے اور دکھاتا رہا ہے اور دکھاتا چلا جارہا ہے وہ آئندہ بھی دکھائے گا۔

بہرحال حضرت مسیح موعود ان کی ان باتوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جھوٹ سچ کی تمیز تو اب ان کو رہی نہیں۔ اس لئے اب ضروری ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو ان کے مقابلے میں بالکل چھوڑ دیں یعنی ان کے الزامات پر صفائیاں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور خداتعالیٰ کے فیصلے پر نگاہ کریں۔ اب مقابلے کو چھوڑ دیں اور خداتعالیٰ کے فیصلے پر نگاہ کریں۔ جس قدر وقت ان کی طرف توجہ کرنے میں ضائع کریں بہتر ہے کہ وہی وقت استغفار اور دعاؤں کے لئے دیں۔

ہاں دعوت الی اللہ کرنا ہمارا کام ہے اس لئے کہ بہت سے سعید فطرت حقیقت جاننا چاہتے ہیں۔ ان کی راہنمائی بہرحال ہم نے کرنی ہے اور یہ دیکھ کر خود اس لئے ہمارے پاس آتے بھی ہیں۔ اس لئے وہ کام تو جاری رہے گا۔ لیکن ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ان کی ہر بات ہر گالی کا جواب دینے کے لئے جو بعض لوگوں کو خیال آتا ہے کہ دیا جائے، وہ غلط ہے۔ اتنا عرصہ آپ اپنی طاقتیں ضائع کرنے کی بجائے دعاؤں اور استغفار میں اپنا وقت گزاریں۔

پس اگر ہم دعاؤں اور استغفار میں اس کا حق ادا کرتے ہوئے جُت گئے۔ اگر ہم نے مسیح موعود کے ارشادات پر صحیح رنگ میں عمل کیا، وہ تبدیلیاں پیدا کرلیں جو اس زمانے کے امام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی راتوں کو دعاؤں سے سجاتے رہے۔ استغفار کے ساتھ خداتعالیٰ کے حضور جھکتے رہے تو یہ مخالفتیں اور ظلم جو درحقیقت جماعت کی بنیادوں کو کمزور کرنے کے لئے کی جارہی ہیں یہ جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتیں۔ ان مخالفتوں کے پھل یقیناً جماعت کی کامیابی کی صورت میں لگنے ہیں اور ضرور لگنے ہیں اور لگ رہے ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ہزار کوششوں کے باوجود بھی جماعت کو پھلنے پھولنے اور بڑھنے سے نہیں روک سکتی۔ اگر ہمارا اپنے معبود حقیقی سے تعلق مضبوطی کی طرف بڑھتا چلا جائے تو جماعت کی عظیم کامیابیوں کو ہم اپنی زندگی میں دیکھ سکتے ہیں۔ بڑا احمق ہے دشمن جو یہ سمجھتا ہے کہ ہمارے مالی نقصان ہمیں اپنے دین سے پیچھے ہٹادیں گے۔ بڑا کم عقل اور خوش فہم ہے ہمارا دشمن جو یہ سمجھتا ہے کہ ہمارے جانی نقصان ہمارے ایمان میں کمزوری پیدا کردیں گے۔

ہم نے تو یہ نظارے دیکھے ہیں کہ باپ کے شہید ہونے پر اس کے نو دس سالہ بیٹے کو ماں نے اگلے جمعہ بیت الذکر میں جمعہ پڑھنے کے لئے بھیج دیا اور کہا کہ وہیں کھڑے ہوکر جمعہ پڑھنا ہے جہاں تمہارا باپ شہید ہوا تھا تاکہ تمہارے ذہن میں یہ رہے کہ میرا باپ ایک عظیم مقصد کے لئے شہید ہوا تھا، تاکہ تمہیں یہ احساس رہے کہ موت ہمیں اپنے عظیم مقصد کے حصول سے کبھی خوفزدہ نہیں کرسکتی۔ جہاں ایسے بچے پیدا ہوں گے، جہاں ایسی مائیں اپنے بچوں کی تربیت کررہی ہوں گی وہ قومیں کبھی موت سے ڈرا نہیں کرتیں اور کوئی دشمن، کوئی دنیاوی طاقت ان کی ترقی کو روک نہیں سکتا۔

پس ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ان واقعات نے جو جماعتی قربانی کی صورت میں ہوئے جس طرح پہلے سے بڑھ کر ہمیں خداتعالیٰ کی طرف راغب کیا ہے، اس جذبے کو، اس ایمانی حرارت کو اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی آہ وبکا کے عمل کو، اپنے اندر پاک تبدیلیوں کی کوششوں کو کبھی کمزور نہ ہونے دیں کبھی کمزور نہ ہونے دیں، کبھی اپنے بھائیوں کی قربانی کو مرنے نہ دیں جو اپنی جان کی قربانیاں دے کر ہمیں زندگی کے نئے راستے دکھا گئے۔ اگر ہم نے اپنی سوچوں اور اپنے عملوں کو اس نہج پر چلایا تو خداتعالیٰ کی غیرمعمولی نصرت کے نظارے بھی ہم دیکھیں گے اور یاد رکھو کہ اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے (البقرہ: 215) کی جاں فزا اور پُرشوکت آواز بھی ہم سنیں گے اور فتح کی خوشخبری اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ پس خدا کے حضور جھک جائیں اور اپنے خدا جو سب طاقتوں کا مالک ہے جو مجیب الدعوات ہے اس کے حضور اس طرح چلائیں کہ عرش کے کنگرے بھی ہلنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی ایسی دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔

اے اللہ! تو ہم کمزوروں کو باوجود ہماری تمام تر کمزوریوں کے ہر آن اپنے مسیح موعود سے کئے گئے وعدوں کے پورا ہونے کے نظارے دکھاتا چلا جا۔ ہماری کمزوریوں سے صرف نظر فرما۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ ہمیں اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے۔ کبھی کوئی ابتلاء کوئی امتحان ہمارے ایمانوں میں کمزوری پیدا کرنے کا باعث نہ بنے۔ ہمارے ایمانوں میں پہلے سے بڑھ کر مضبوطی عطا فرما۔ ہماری پردہ پوشی فرما۔ مخالفین اور منافقین کے ہر شر سے بچا۔ مخالفین پر ہمیں فتح و کامیابی عطا فرما۔ ربنا افرغ ......

(البقرہ: 251)

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا میں اپنے سب شہداء اور ان کے خاندانوں کو بھی یاد رکھیں، اسیران کو بھی یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے اور خیریت سے اپنے گھروں کو لے کر جائے۔ اب دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب چھ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے دوران بہت رقت آمیز، پُرسوز اور دردوالم سے بھرے ہوئے مناظر دیکھنے میں آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی تھی کہ انما اشکوا بثی (-) (یوسف: 87) کہ میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ کے حضور کرتا ہوں۔ اس پریشانی اور فریاد کا عملی نظارہ اس اختتامی دعا میں نظر آیا۔ پیارے آقا کی اقتداء میں ہر ایک اپنے غم کو اللہ کے حضور پیش کررہا تھا۔ ہر ایک کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ بہتے ہوئے اشکوں کے ساتھ اللہ کے یہ بندے، انتہائی اضطراری حالت میں اپنے مولیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہوئے فریاد کررہے تھے۔ اپنا دکھ اور غم اس کے در پر پیش کررہے تھے اور اسی سے مدد و نصرت اور فیصلہ کے طالب تھے اور اس یقین پر قائم تھے کہ مضطرین کی دعاؤں کو خداتعالیٰ سنے گا اور انشاء اللہ یقیناً سنے گا اور خدا کی غیرت یقیناً جوش میں آئے گی اور آسمان سے الا ان نصراللّٰہ قریب کی صدا سنائی دے گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور یہ اٹل ہے اور کوئی دنیوی تدبیر اور مکر اس کو بدل نہیں سکتا۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نے جلسہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال کل حاضری 25 ہزار 9 ہے۔

مستورات کی تعداد 11874 ہے۔ جب کہ مرد حضرات کی حاضری 12523 ہے اور 612 مہمان شامل ہوئے۔ جرمنی کے علاوہ 49 ممالک سے نمائندگان اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔

دعا کے بعد احباب جماعت نے بڑے پُر جوش اور ولولہ انگیز نعرے بلند کئے اس موقع پر افریقن احمدی احباب نے اپنے مخصوص انداز میں کلمہ حق کا ورد کیا۔

بعدازاں جرمن احمدیوں پر مشتمل ایک گروپ نے، جرمن زبان میں ایک نظم کی صورت میں اپنے پیارے آقا سے عقیدت ومحبت اور فدائیت کا اظہار کیا۔ پھر عرب احباب کی باری آئی تو انہوں نے بھی اپنے عشق ومحبت اور وفا کا اظہار دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے کیا۔

پھر جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کے ایک گروپ نے اپنے عہد ووفا اور ہر قربانی پیش کرنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے یہ ترانہ پیش کیا۔ کہ

سیدی مرشدی تو سلامت رہے تا قیامت رہے
تیرے دکھ اور غم ہنس کے جھیلیں گے ہم تو سلامت رہے
دھوپ ہو، چھاؤں ہو، اقتداء میں تیری ہم رکیں گے نہیں
ظلم کے سامنے سَر یہ کٹ جائیں گے پر جھکیں گے نہیں
اِک خدا کے سوا غیر کے سامنے ہاتھ اٹھیں گے نہیں
کوئی شکوہ نہیں، ہونٹ سی لیں گے ہم تو سلامت رہے
سیدی مرشدی تو سلامت رہے تا قیامت رہے

اس کے بعد جماعت احمدیہ جرمنی کے واقفین نو کے ایک گروپ نے منظوم کلام میں اپنے جذبات کا اظہار کیا اور حضور انور کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے عزم کو دوہرایا۔

بعد ازاں مجلس انصاراللہ جرمنی، مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کے گروپس نے باری باری اپنی تنظیموں کی طرف سے دعائیہ منظوم کلام کے ذریعہ اپنا وجود اپنی جان اپنا مال اور اپنی اولاد اور اپنا سب کچھ اللہ کے حضور پیش کرنے کا عزم کیا۔

جب یہ مختلف گروپس باری باری اپنے پیارے آقا سے اپنی عقیدت ومحبت اور فدائیت کا اظہار کر رہے تھے تو بڑا روح پرور ماحول تھا۔ سرخ بھی سفید بھی، کالے بھی گورے بھی، ہر قوم اور ہر قبیلہ اپنے پیارے آقا پر اپنا سب کچھ نثار کئے بیٹھا تھا سارے ہال سے یہ صدا بلند ہو رہی تھی کہ ''لبیک یا امامنا یا سیدی'' سبھی کے ہاتھ بلند تھے اور بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور زبان پر یہ الفاظ تھے کہ ''اے ہمارے امام، اے ہمارے آقا ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں''

یہ روح پرور اور انتہائی ایمان افروز پروگرام اس وقت اپنے اختتام کو پہنچا جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فلک بوس نعروں کے جلو میں جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نواحمدی مستورات سے ملاقات

چھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق گزشتہ کچھ عرصہ میں احمدیت قبول کرنے والی بارہ خواتین (نومبائعات) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس ملاقات کا انتظام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دفتر سے ملحقہ ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا بھی خواتین کے اس ملاقات کے پروگرام میں تشریف لائیں۔

ان بارہ نواحمدی خواتین میں سے دو کو جلسہ سالانہ کے موقع پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان خواتین سے ان کے علاقوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ان سے پوچھا کہ جماعت سے تعارف کس طرح ہوا اور آپ نے کیسے بیعت کی؟

ایک خاتون جس کا تعلق اٹلی (Italy) سے ہے اور اس نے جلسہ جرمنی کے دوران بیعت کی ہے۔ اس نے اپنی قبولیت احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس نے ایک خواب دیکھا تھا کہ وہ اندھیرے میں بیٹھی ہیں۔ اس دوران ایک روشنی دیکھی اور اس کے پیچھے چلنا شروع کر دیا اور اچانک دیکھا کہ ہر طرف روشنی ہی روشنی ہے اور ایک بیت الذکر سامنے ہے۔ وہ بیت الذکر میں داخل ہوتی ہے اور دعا کرتی ہے۔ اس خواب کے بعد اس نے ایک قرآن کریم خریدا جو جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ تھا۔ اس طرح اس کا جماعت سے تعارف ہوا۔ جو بعد میں بڑھتا گیا اور اب اس جلسہ کے موقع پر بیعت کی سعادت پائی۔

ایک اور خاتون جس کا تعلق مراکش (Morocco) سے ہے اور اس نے بھی جلسہ کے موقع پر بیعت کی ہے۔ اس نے بتایا کہ غیر احمدیوں نے احمدیہ جماعت سے خبردار رہنے کے بارہ میں کہا ہوا تھا۔ جس پر میرا تجسس بڑھا اور میں نے جماعت کے بارے میں جاننا چاہا اور جب نیٹ پر تلاش کیا تو سب سے پہلے جو سائیٹ ملی وہ جماعت کے خلاف تھی اور یہ سائیٹ Hiltrud Schroter کی ہے جس نے جماعت کے خلاف کتاب بھی لکھی ہے۔ اس سب پراپیگنڈہ کو پڑھنے کے بعد مجھے خیال آیا یہ سب کچھ سچ نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ میں نے احمدیوں سے رابطہ کیا اور مجھے صحیح اور درست معلومات حاصل ہوئیں اور بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

ایک جرمن خاتون جو گزشتہ آٹھ سال سے (۔) ہیں لیکن تشریحات سے مطمئن نہ تھیں تو انہوں نے دعا کی کہ اے خدا مجھے حقیقت دکھا اور سچے دوست عطا کر۔ پھر ان کا ایک پاکستانی احمدی لڑکی سے رابطہ ہوا اور اس کے ذریعہ احمدیت کا تعارف ہوا اور احمدیت کی سچی اور صحیح تعلیمات سے آگاہی ہوئی۔

ایک اور جرمن خاتون نے لاہور میں ہونے والے سانحہ پر افسوس کا اظہار کیا اور بتایا کہ وہ بہت سارے احمدیوں کو جانتی ہے جن کے عزیز واقارب اس میں شہید ہوئے۔ انہوں نے تمام افراد کے لئے دعا کی درخواست کی۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں احمدی بہت بہادر اور مضبوط حوصلوں والے ہیں اور وہاں بیت الذکر میں اپنے والد کے ساتھ ایک چار سالہ بچی بھی تھی۔ وہ بچی گرنیڈ کا شیل چہرہ پر لگنے کی وجہ سے زخمی تھی لیکن وہ روئی نہیں، اس کے والد نے اسے خاموش رہنے کا کہا تھا۔ اس بچی کا بھائی بھی ٹانگ میں گولی لگنے کی وجہ سے زخمی تھا لیکن دونوں چار گھنٹے تک سکون سے بیٹھے رہے اور جب حضور انور نے اس بچی سے فون پر بات کی تو یکدم اس نے ساری باتیں حضور کو بتانا شروع کیں اور سارا بتایا کہ کیا واقعہ ہوا اور ذرا بھی خوفزدہ نہ تھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لواحقین کے لئے صبر کی اور تمام احمدیوں کے لئے ثبات قدم اور پختہ ایمان پر قائم رہنے کے لئے دعا کی۔

احمدیت کی آغوش میں آنے والی ایک مراکش خاتون نے بتایا کہ اس کو جماعت کا تعارف ان کی ایک Colleague کے ذریعہ ہوا۔ باقی ساتھ کام کرنے والوں نے خبردار کیا کہ احمدیوں سے کوئی رابطہ نہ رکھوں اور احمدیت کے خلاف باتیں بھی کیں۔ میں اس بارہ میں بہت پریشان تھی۔ پھر دل میں خیال آیا کہ تمام تر تعصب سے پاک ہو کر مجھے احمدیت کے بارہ میں معلومات لینی چاہئیں۔ چنانچہ میں نے وہ تمام سوالات تحریر کئے جو میرے ذہن میں تھے اور میں نے ایک احمدی بھائی سے کہا کہ اپنے امام صاحب سے میری ایک سٹنگ رکھو تا کہ میں سارے سوالات کے جوابات پوچھ سکوں اسی دوران میں نے اللہ تعالیٰ سے بہت دعا کی کوئی نشان دکھا۔ چنانچہ جب وہ امام صاحب سے ملنے کے لئے جا رہی تھیں تو راستے میں انہوں نے دائیں جانب قوس قزاح دیکھی اور اسے اپنے لئے خدا کا نشان سمجھا اور بعد میں ساتھ ہی تسلی بخش جواب بھی مل گئے اور وہ سچائی کو پا کر بہت خوش تھیں۔

ایک ٹرکش احمدی خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور کے لئے کب ممکن ہوگا کہ ترکی کے جلسہ سالانہ پر رونق افروز ہوں۔ یہ جلسہ استنبول میں ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔ ابھی ترکی کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ میں بحیثیت خلیفۃ المسیح مناسب انتظام کے تحت وہاں جاسکوں۔ لہٰذا ترک جماعت کو مزید کوشش کرنی چاہئے اور اپنی تعداد بڑھانی چاہئے۔

ایک جرمن خاتون نے قسمت یا مقدر کے بارے میں دریافت کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خبردار کیا تھا۔ لیکن حضرت آدم علیہ السلام آزمائے گئے اور بعد میں اپنی غلطی کا احساس ہوا اور توبہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو اس سب کا پہلے سے ہی علم تھا لیکن حضرت آدم علیہ السلام کو موقع دیا کہ وہ خود فیصلہ کریں۔

حضور انور نے تقدیر کے دوسرے پہلو کے متعلق فرمایا کہ اس کی دو اقسام ہیں ایک وہ جس کو بدلا نہیں جاسکتا اور طے شدہ ہے جیسا کہ پیدائش اور وفات کا وقت اور دوسری تقدیر جو بدلی جاسکتی ہے اور طے شدہ نہیں۔ جس کو انسان دعا اور صدقہ وغیرہ کے ذریعہ ٹال سکتا ہے۔

پھر حضور انور نے اتفاقی یا حادثاتی پہلو کے بارہ میں فرمایا کہ غیر مومن ہر چیز کو اتفاقی طور پر قرار دیتے ہیں اور جو خدا پر یقین نہیں رکھتے۔ وہ تو زمین کی تخلیق کو ایک اتفاقی یا حادثاتی کھیل ہی سمجھتے ہیں۔ جب کہ ایک سچا مومن اللہ تعالیٰ کے نشانات کو دیکھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ یہ اس کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہے جیسے ٹرکش خاتون نے قوس قزح دیکھی اور اسے اپنی دعا کی قبولیت سمجھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الیس اللہ کی انگوٹھیاں ان تمام نواحمدی خواتین کو عطا فرمائیں اور بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ایک جرمن خاتون نے درخواست کی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کے تین ماہ کے بچے کو اٹھائیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس بچے کو اٹھایا اور اس کی والدہ نے تصویر لی۔

ایک اور جرمن خاتون نے جس نے چند دن پہلے بیعت کی تھی۔ ذاتی طور پر بیعت لینے کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خواتین کی براہ راست یا بلاواسطہ بیعت نہیں ہوتی۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حضور انور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھیں تو یہ تعلق بنا کر بیعت کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس طریق پر ان نواحمدی خواتین کی بیعت لی۔ انتہائی بابرکت موقع تھا تمام خواتین جذبات سے مغلوب تھیں اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور مسلسل آنسو بہاتے ہوئے انہوں نے اپنے پیارے آقا کے سامنے کھڑے ہو کر بیعت کے الفاظ دوہرائے۔

بیعت کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ آخر پر ان خواتین نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس سعادت پر بھی یہ نواحمدی خواتین بہت جذباتی اور خوش تھیں اور ان کے دل اس نعمت پر خدا کے شکر سے لبریز تھے۔

نواحمدی خواتین کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔

جرمن نواحمدی احباب سے ملاقات

بعدازاں اسی ہال میں جرمن نواحمدی احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام شروع ہوا۔ 15 نواحمدی احباب نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ایک نومبائع دوست نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور ہمیشہ فریش نظر آتے ہیں۔ اس پر حضور

انور نے فرمایا۔ فریش نظر آتا ہوں تو الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے کام لینا ہوتا ہے وہی اس حال میں رکھتا ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک جرمن نو احمدی دوست نے بتایا کہ امسال مارچ 2010ء کے آخر میں احمدی ہوا ہوں اور میرا بڑا بھائی پہلے سے ہی احمدی ہے۔ میں اس وقت ہالینڈ میں انٹرنیشنل بزنس پڑھ رہا ہوں، حضور انور نے ساتھ بیٹھے ہوئے بچے کے بارہ میں دریافت فرمایا تو اس نوجوان نے بتایا کہ میرے بڑے بھائی کا بیٹا ہے جو پہلے سے ہی احمدی ہے۔

ایک جرمن احمدی نوجوان نے بتایا کہ گزشتہ دس سال سے میرا کوئی مذہب نہیں تھا۔ میں سچے مذہب اور حقیقی خدا کی تلاش میں تھا۔ میرا جماعت احمدیہ سے رابطہ ہوا۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ میں نے قرآن کریم پڑھا ہے۔……اصول کی فلاسفی اور کتاب "…… Response to Contemporary Issues" بھی پڑھی ہے۔ ان سب چیزوں نے میری توجہ احمدیت کی طرف پھیری ہے اور مجھے بیعت کرنے کی توفیق ملی ہے۔

ایک نو احمدی دوست نے بتایا کہ اسے امسال جنوری 2010ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ کس طرح احمدی ہوئے موصوف نے بتایا کہ ایک احمدی فیملی کے ساتھ میری ملاقات ہوئی ان کی دعوت الی اللہ کی وجہ سے احمدی ہوا ہوں۔ میں جماعتی پروگراموں میں شامل ہوا ہوں، جلسہ میں شامل ہوا۔ یہ سب چیزیں میرے قبول احمدیت کا موجب بنی ہیں۔

ناروے سے آئے ہوئے ایک نو احمدی دوست بھی آج کی اس میٹنگ میں شامل تھے۔ موصوف نے صرف چار دن قبل 23 جون کو احمدیہ بیت الذکر اوسلو ناروے میں آ کر بیعت کی تھی۔ انہوں نے بتایا قبل ازیں یہ مختلف جگہوں میں جاتے رہے لیکن انہوں نے سچائی کو احمدیت میں پایا۔ انہوں نے لاہور کی شہادتوں کے واقعات ٹی وی پر دیکھ کر بتایا کہ مجھے کبھی رونا نہیں آتا تھا۔ لیکن ان واقعات کو دیکھ کر مجھے بہت رونا آیا۔ میں اوسلو (Oslo) سے کافی دور رہتا ہوں اس لئے اس وقت نہ آ سکا۔ آج میں یہاں بیعت کرنے آیا ہوں۔ آپ لوگ ہی سچے ہیں۔ موصوف قریباً ایک سال قبل مالٹا (Malta) گئے تھے اور وہاں انہوں نے احمدیت کو قبول کیا اور اب 23 جون کو احمدیہ بیت الذکر آ کر احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت پائی۔

ایک نومبائع نے بتایا کہ میں خدا پر ایمان رکھتا ہوں۔ چرچ مجھے پسند نہیں تھا۔ عیسائیت پر مجھے تسلی نہیں تھی۔ عیسائیت کی پولیٹیکل Involvement بہت زیادہ ہے جو مجھے پسند نہیں ہے۔ میری احمدی احباب کے ساتھ ملاقات ہوئی اور دین حق کی سچی تعلیمات سے آگاہی ہوئی۔ میں بہت خوش ہوں اور خدا تعالیٰ کا شکرگزار ہوں کہ اس نے مجھے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشی۔

ایک نومبائع جرمن احمدی دوست نے بتایا کہ میں احمدی ہوا۔ میرا احمدی دوستوں سے رابطہ ہوا اور مجھے دین کی سچی تعلیمات کا علم ہوا۔ جماعت احمدیہ کے عقائد کا پتہ چلا اور حضرت مسیح موعود کے بارے میں علم ہوا۔ میرا دل مطمئن ہوا اور میں نے احمدیت قبول کر لی۔ میں بہت سے احمدیوں سے ملا ہوں۔ جماعت کے پروگراموں میں شامل ہوا۔ ہر جگہ مجھے اطمینان اور سکون حاصل ہوا ہے اور میں بہت مطمئن اور خوش ہوں۔

حضور انور نے فرمایا جماعت احمدیہ کوئی دنیوی یا سیاسی جماعت نہیں ہے۔ جماعت میں آنے کے بعد آپ کو تبھی فائدہ ہوگا جب خدا کے حکم کے مطابق پانچ وقت نمازوں کی طرف توجہ ہوگی۔ یہ نہ دیکھیں کہ فلاں احمدی نماز پڑھتا ہے یا نہیں یا کوئی پرانے لوگ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں۔ صحیح احمدی بننے کے لئے ضروری ہے کہ نماز کی طرف توجہ پیدا ہو اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔

حضور انور نے فرمایا۔ دوسری بات یہ ہے کہ قرآن کریم کو سیکھنے، پڑھنے کی کوشش کریں۔ جب تک عربی نہیں آتی۔ ترجمہ پڑھیں اور اپنی زبان میں پڑھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں۔

حضور انور نے فرمایا، قرآن کریم پڑھتے ہوئے بعض آیتیں ایسی بھی آپ کے سامنے آئیں گی جو آپ پر واضح نہیں ہوں گی تو اس بارہ میں پرانے احمدیوں سے، اپنے مربیان سے پوچھیں اور ان کا مطلب اور معانی سیکھنے کی کوشش کریں۔ اگر ظاہری معانی لیں گے تو بعض دفعہ انسان غلطی کھا جاتا ہے اور سمجھ نہیں آتی۔

حضور انور نے فرمایا یہ صرف قرآن کریم کے ساتھ ہی نہیں ہے بلکہ ہر کتاب جو خدا کی طرف سے ہو۔ اس میں تمثیلی زبان ہوتی ہے۔ عیسائیوں نے بہت ساری ایسی آیات میں جو تمثیلی زبان میں تھیں۔ ان کے سمجھنے میں غلطی کھائی اور اپنے مذہب سے پیچھے ہٹ گئے۔ اگر عیسائی لوگ صحیح طور پر اپنی کتب کی تعلیمات کو سمجھنے والے ہوتے اور ان کے حقیقی معانی اپناتے تو آج ان کو دین حق قبول کرنے میں کوئی دقت نہ ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ جب تک ان نئے آنے والوں کی زبان میں تفسیر نہیں چھپ جاتی ان کو ایسے احکامات اور آیات سمجھنے کے لئے کسی کی مدد کی ضرورت ہوگی۔ ان نئے داخل ہونے والوں کو اپنے ایمان میں ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ایمان میں مضبوطی پیدا ہو۔

ایک پرانے جرمن احمدی بھی اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے ان کا حال دریافت فرمایا اور فرمایا آپ پہلے سے زیادہ مضبوط ہیں۔

نو احمدی احباب سے ملاقات کے اس پروگرام کے آخر پر بیعت کی تقریب ہوئی جس میں ان سب نومبائعین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

اس مجلس میں موجود ایک جرمن احمدی بچے کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ایک قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائی۔

نومبائع احمدی احباب کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بجکر دس منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔

بعد ازاں 7 نومبائع پاکستانی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ کیا۔ حضور انور نے ہر ایک سے دریافت فرمایا کہ کب احمدی ہوئے۔ ان سبھی نے گزشتہ دو اڑھائی سال کے عرصہ کے دوران بیعت کی تھی۔

مونٹینیگرو کے وفد کو ہدایات

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں یورپ کے ایک ملک Montenegro سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس ملک سے پہلی بار یہ وفد جماعت کے کسی بھی جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آیا تھا۔

یہ ملک Montenegro یورپ کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ اس کے جنوب مغرب میں بحر Adriatic ہے۔ جبکہ اس کے مغرب میں کروشیا اور شمال میں بوسنیا اور سربیا اور مشرق میں Kosovo اور جنوب مشرق میں البانیا واقع ہے۔ ملک کا دارالحکومت Podgorica ہے۔ اس کا کل رقبہ 13 ہزار 812 مربع کلومیٹر ہے۔ آبادی 6 لاکھ 72 ہزار سے زائد ہے جس میں سے 17 فیصد مسلمان ہیں۔ باقی سب عیسائی ہیں۔ مسلمان آبادی میں سے بیشتر کا تعلق بوسنین اور البانین اقوام سے ہے۔ یہ ملک اپنے خوبصورت ساحلوں کے باعث سیاحت کا مرکز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمانوں کا حال پوچھا۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک مہمان Naser Tula صاحب نے بتایا کہ وہ Montenegro کے شہر Ulcinj (الچین) کے رہنے والے ہیں۔ بلقان ممالک میں اسلام ترکیوں کی طرف سے آیا تھا جبکہ ہمارے شہر الچین میں عربوں کے ذریعہ اسلام آیا۔ اس شہر کی اکثریت البانین مسلمانوں کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مربی سلسلہ البانیا صمد غوری صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ کا ان لوگوں سے رابطہ کیسے قائم ہوا۔ اس پر مربی سلسلہ نے بتایا کہ ناصر Tula صاحب اپنے بزنس کے سلسلہ میں اکثر البانیا آتے رہتے ہیں۔ نماز جمعہ کے لئے ہماری بیت الاول میں بھی آجاتے ہیں۔ اس طرح ان سے رابطہ اور تعلق قائم ہوا۔ جس کے بعد انہوں نے مربی سلسلہ اور ان کی اہلیہ کو اپنے ملک آنے کی دعوت دی اور خود کوشش کر کے دونوں کو ایک سال کا ویزا لے کر دیا۔ اس طرح مربی سلسلہ البانیا صمد غوری صاحب کو Montenegro میں ان کے گھر جانے کا موقع ملا اور اس طرح مزید رابطے قائم ہوئے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر مربی سلسلہ نے بتایا کہ یہ باعمل ہیں۔ حضور انور نے ان کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کا دل کھولے اور احمدیت کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناصر Tula صاحب نے جلسہ سالانہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے لئے یہ موقعہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ سب بھائی بھائی ہیں۔ اس کا عملی منظر جلسہ پر دیکھا۔ احمدیوں کا اپنے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر اس طرح جمع ہونا اپنی نظیر آپ ہے۔ اس کی دنیا میں کہیں مثال نہیں ملتی۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کے دل بھی کھولے اور انہیں وقت کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسرے مہمان Saubih Mehmeti صاحب کے بارہ میں دریافت فرمایا بتایا گیا کہ وہ بھی الچین شہر سے تعلق رکھتے ہیں اور بزنس میں ناصر Tula صاحب کے ساتھ ہی کام کرتے ہیں۔ Saubih صاحب نے سانحہ لاہور کی مذمت کرتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں شہداء کے لئے اور ان کے عزیزوں کے لئے اور تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے ہمدردانہ جذبات پیش کئے اور کہا کہ اللہ کرے کہ ایسا دردناک واقعہ پھر کبھی پیش نہ آئے۔ ہم سب بھائی بھائی ہیں اور ہم سب کا برابر کا حق ہے کہ اس دنیا میں امن کے ساتھ زندہ رہیں۔ حضور انور نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

مہمانوں نے بتایا کہ جلسہ پر ہم نے تقاریر سنی ہیں۔ ہر تقریر دین حق کی حقیقی تعلیم پر مشتمل تھی۔ ہم نے دین حق کے خلاف کوئی بات نہیں سنی۔ یہاں ہمیں ہرگز کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں ہوا۔ بلکہ جلسہ کے اعلیٰ انتظامات سے بہت متاثر ہیں۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ Montenegro سے دو اور مہمان بھی آئے تھے جو آج ملاقات میں شامل نہیں ہو سکے۔ دونوں مسجدوں کے امام ہیں ان میں سے ایک کان کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور مساجد کے امام ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے عقائد سے اختلاف بھی ہے۔ حضور انور نے ملاقات میں شریک دونوں مہمانوں سے فرمایا کہ باقی دونوں کو کہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ ان کی راہنمائی فرمائے۔

آخر پر دونوں مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

آئس لینڈ کے وفد سے ملاقات

بعد ازاں دو یورپین ممالک آئس لینڈ (Iceland) اور فیرو آئی لینڈ (Faroe Islands) سے آئے ہوئے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آئس لینڈ سے 9 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ جن میں چار خواتین تھیں۔ حضور انور نے فرداً فرداً ہر مہمان سے تعارف حاصل کیا۔ چاروں خواتین نے اپنے بارہ میں بتایا کہ وہ ٹیچر ہیں اور آئس لینڈ کی ٹیچرز ایسوسی ایشن کی عہدیدار ہیں۔ وہ یہاں پر مستورات کے جلسہ گاہ میں مختلف پروگراموں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئی ہیں۔ یہاں جماعت کا نظام اور نظم وضبط دیکھ کر انہیں بہت حیرانگی ہوئی ہے کہ کس طرح اتنے بڑے مجمع میں تمام انتظام بڑی خوش اسلوبی سے چل رہا ہے اور خواتین نے اپنے امور میں بہترین نظم وضبط کا مظاہرہ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا خواتین کی مارکی گرم تھی اس کے باوجود آپ لمبا وقت وہاں بیٹھی رہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ انہوں نے جرمن احباب کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایڈریس سنا ہے منتظمین نے بتایا کہ مختلف ممالک سے آنے والے تمام مہمان اور وفد اس پروگرام میں شامل تھے۔

یونیورسٹی آئس لینڈ کے اسسٹنٹ پروفیسر Mr. Gunnar Gunnarsson سے حضور انور نے ان کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا نیز فرمایا کہ آپ کتنے مذاہب کے بارے میں اپنے طلباء کو تعلیم دیتے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ عموماً عیسائیت، یہودیت، اسلام، بدھ ازم اور ہندو ازم کے بارے میں بتاتے ہیں اور یونیورسٹی میں اساتذہ کو ان مذاہب کے بارہ میں بتایا جاتا ہے تا کہ سکولوں میں وہ طلباء کی راہنمائی کر سکیں۔

ڈاکٹر Gunnar صاحب نے بتایا کہ وہ Doctor of Law ہیں اور کافی زبانیں جانتے ہیں۔ اب عربی زبان پڑھنے کی بھی خواہش رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں آئس لینڈک (Ice Landic) زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ پیش کیا۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی حضور ہمارے ملک آئس لینڈ کا بھی وزٹ کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم دوست بن جائیں تو پھر ہم ہمیشہ کے لئے دوست ہوتے ہیں۔ میری دلی خواہش ہے کہ اپنے دوست کے ہاں وزٹ کروں۔

حضور انور نے ان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ واپس جا کر وہاں یونیورسٹی میں جلسہ سالانہ جرمنی پر اور یہاں آپ نے جو دیکھا ہے اس پر لیکچر دیں اور اپنے تجربات بتائیں۔ ہماری خواتین اگرچہ علیحدہ مارکی میں بیٹھی ہیں لیکن وہ اپنے کاموں میں اپنے دائرہ میں آزاد ہیں۔ خواتین بہت سے پروگراموں میں حصہ لیتی ہیں۔ چیریٹی واک، سپورٹس اور بعض دوسرے پروگرام کرتی ہیں۔

آئس لینڈ سے آئے ایک دوسرے مہمان Mr. Valgardur Reynisso نے بتایا کہ وہ بھی ٹیچر ہیں۔ انہوں نے پاکستانی لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ حضور انور کے استفسار پر فرمایا کہ مارکیٹ سے خریدا ہے۔

سویڈن سے آئے ہوئے ایک دوست Mr. Adem Bilin سے حضور انور نے فرمایا کہ وہ دین حق کے بارے میں کیا معلومات رکھتے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ صرف قبول کیا ہے۔ ایک وقت میں وہ دین حق کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے نمازوں کے پابند تھے لیکن یہ کیفیت جاری نہ رہ سکی۔ اب یہاں آکر مجھے احمدیت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے اور میں نے بہت کچھ معلومات حاصل کی ہیں۔

آئس لینڈ میں تعلیم حاصل کرنے والے ایک سویڈش نوجوان Mr. Hannes Hubner جو خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے ہی احمدیت قبول کر چکے ہیں نے بتایا کہ وہ یہاں آکر بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ ان کا دل کافی مطمئن ہے اور سکون محسوس کرتا ہے۔ ان کے لئے یہ ماحول اپنائیت کا رنگ رکھتا ہے۔ بہت ہی ملنسار اور ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہیں۔ یہ ماحول ان کو بہت پسند آیا ہے۔

بعد ازاں جزائر Faroe Islands سے آئے ہوئے ایک مہمان Mr. Gunnar Isfeld سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گفتگو فرمائی اور ان کا تعارف پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ وہاں ہائی سکول میں ٹیچر ہیں اور ان کے مضامین مذہب اور تاریخ ہیں۔

ملک Faroe Islands ناروے اور آئس لینڈ کے درمیان سمندر میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ 1399 مربع کلومیٹر ہے اور آبادی 48760 ہے۔ ملک کے دارالحکومت کا نام Torshavn ہے۔ آفیشل زبانیں Faroese اور Danish ہیں۔ یہ ملک ڈنمارک کے ساتھ ملحق ہے اور ابھی یورپی یونین کا حصہ نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے ان جزائر کے بارہ میں دریافت فرمایا اور وہاں جانے کے لئے ہوائی اور سمندری راستوں کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

فیرو آئی لینڈ بھی ایک ایسا ملک ہے جہاں سے کوئی نمائندہ جماعت احمدیہ کے کسی بھی جلسہ سالانہ میں پہلی بار شرکت کے لئے آیا ہے۔

آخر پر ایک بار پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ سب مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ آٹھ بجکر پچاس منٹ پر ملاقات کا یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ منہائم سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔ نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔ نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کا یہ جلسہ سالانہ اپنی شاندار روایات کے ساتھ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ آخری رپورٹ کے مطابق اس میں جرمنی کی تمام جماعتوں سے ممبران جماعت کے علاوہ درج ذیل 53 ممالک سے آنے والے احباب جماعت اور مہمانان کرام شامل ہوئے۔ برطانیہ، بیلجیئم، سوئٹزرلینڈ، ناروے، فرانس، ہالینڈ، سویڈن، ڈنمارک، پاکستان، کینیڈا، امریکہ، اٹلی، سپین، فن لینڈ، البانیا، آئرلینڈ، بورکینا فاسو، آسٹریا، چیچنیا، آسٹریلیا، انڈیا، اسٹونیا، فلسطین، ترکی، UAE، سعودی عرب، ہنگری، بنگلہ دیش، ایران، مراکش، Montenegro، سربیا، سلووینیا، سیریا، افغانستان، آذربائیجان، بینن، بوزنیا، Kosovo، کویت، لاتویا، میسیڈونیا، ماریشس، پولینڈ، پرتگال، سنگاپور، صومالیہ، ترکمانستان، یوگنڈا، اومانو، لیتھوانیا، بلغاریہ اور Faroe Islands۔

ان سبھی ممالک سے آنے والے احباب جماعت اور مہمانان کرام نے مختلف جگہوں پر قیام کیا۔ جلسہ گاہ میں پرائیویٹ خیمہ جات میں بھی مہمان ٹھہرے۔ ان خیمہ جات کی تعداد 603 تھی۔ مردانہ جلسہ گاہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں بھی احباب اور ان کی فیملیز نے قیام کیا۔ پھر تین ہزار سے زائد مہمان جلسہ گاہ کے اردگرد کے علاقہ میں ہوٹلوں میں ٹھہرے اور ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے عزیزوں کے ہاں گھروں میں قیام کیا۔

لنگر خانہ میں ان تین ایام میں مجموعی طور پر 835 دیگیں کھانے کی پکائی گئیں اور مہمانوں کو کھانا کھلانے کا انتظام بڑی خوش اسلوبی سے جاری رہا۔

پارکنگ کے شعبہ کے تحت روزانہ 4 ہزار سے زائد گاڑیاں پارک ہوتی رہیں۔ جلسہ سالانہ کی تمام تقاریر اور پروگراموں کا مردانہ ہال میں دس زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام تھا جبکہ خواتین کے جلسہ گاہ میں چھ زبانوں میں ترجمہ کا انتظام تھا۔

جلسہ جرمنی کے تمام پروگرام تینوں دن MTA پر دنیا بھر میں Live نشر کئے گئے۔ دنیا بھر کی جماعتیں MTA کے ذریعہ اس جلسہ میں شامل ہوئیں۔

صوبائی اسمبلی کی ایک ممبر محترمہ Theresia Bader نے جن کا تعلق گرین پارٹی سے ہے نے جلسہ کے سامعین سے خطاب کیا۔ اسی طرح پارلیمنٹ کی ایک ممبر محترمہ Christine Bochold جن کا تعلق لنک پارٹی سے ہے نے جلسہ کے سامعین سے خطاب کیا اور لاہور کے واقعہ کی مذمت کی اور جماعت سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر افسر صاحب جلسہ سالانہ کے ساتھ ان کے 18 نائب افسران اور 121 ناظمین نے اپنے نائبین اور دو ہزار سے زائد معاونین کے ساتھ دن رات محنت سے اپنے اپنے شعبہ میں خدمات سرانجام دیں۔ لجنہ کی طرف 500 سے زائد معاونات نے اپنے اپنے شعبوں میں بڑی محنت سے خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی خدمات کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے اور اس کی بہترین جزا سے نوازے اور جلسہ کے بابرکت ثمرات تادیر قائم رہیں۔ آمین

نئی زمین نیا آسمان

حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی 12 مئی 1948ء کو تقسیم ہند کے بعد مستقل طور پر قادیان تشریف لے گئے اور وہاں سے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں ایک مفصل مکتوب تحریر کیا۔ اس میں درویشان قادیان کے متعلق فرماتے ہیں۔

ایک نئی زمین اور نئے آسمان کے آثار نمایاں ہیں۔ ایک تغیر ہے عظیم، اور ایک تبدیلی ہے پاک، جو یہاں کے ہر درویش میں نظر آتی ہے۔ چہرے ان کے چمکتے، آنکھیں ان کی روشن، حوصلے ان کے بلند پائے، نمازوں میں حاضری سو فیصدی، نمازیں نہ صرف رسمی بلکہ خشوع خضوع سے پر دیکھنے میں آئیں۔ رقت وسوز یکسوئی وابتہال محسوس ہوا۔ بیت مبارک دیکھی تو پر۔ بیت اقصیٰ دیکھی تو بارونق۔ مقبرہ بہشتی کی نئی بیت جس کی چھت آسمان اور فرش زمین ہے۔ وہاں گیا تو ذاکرین وعابدین سے بھرپور پائی۔ ناصر آباد کی بیت ہے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آباد ہے۔ نداء واقامت برابر پنجوقتہ جاری……۔ بیت الذکر کی یہ آبادی اور رونق دیکھ کر الٰہی بشارت کی یاد سے دل سرور سے بھر گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 11 ص 390)

انہی درویشوں کا ذکر کرتے ہوئے صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب نے لکھا وہ لوگ جو کہ پہلے فرائض پر ہی اکتفا کرتے تھے بہت شوق سے نوافل پر زور دینے لگے اور جو کہ پہلے ہی نوافل کے عادی تھے انہوں نے مزید عبادات پر زور دیا۔ بیوت الذکر میں چھ وقت کی نماز (پانچ فرض نمازیں اور ایک تہجد) لوگ اس شوق اور ذوق سے ادا کرتے ہیں اور اس طرح سنوار سنوار کر اپنی عبادت کرتے ہیں کہ خیال ہوتا ہے کہ بچپن سے ہی اس کے عادی ہیں اور نہ صرف بیوت الذکر میں بلکہ باہر بھی لوگ زیادہ وقت خاموشی اور ذکر الٰہی میں گزارتے ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 11 ص 389)

ooooooooooooooooooooooooooooooooo

مکرم ومحترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب افسر جلسہ گاہ لندن

44واں جلسہ سالانہ برطانیہ کی آمد

جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہونے میں گنتی کے چند روز رہ گئے ہیں۔ یہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں منعقد ہونے والا 44واں جلسہ سالانہ ہے اور خلافت خامسہ کا آٹھواں جلسہ سالانہ ہے اور اپنے اندر ایک مرکزی جلسہ کا رنگ رکھتا ہے۔1891ء میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے اس جلسہ کی بنیاد رکھی۔ پہلا جلسہ بیت اقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا۔ حاضرین کی کل تعداد 75 نفوس پر مشتمل تھی۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ یہ جلسہ ترقی کرتا کرتا ساری دنیا میں پھیل گیا اور آج عالم احمدیت میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے کیلنڈر کا ایک ایسا ایمان افروز حصہ بن گیا ہے جس کا ہر ملک کے احمدیوں کو ہمیشہ انتظار رہتا ہے۔

لندن میں منعقد ہونے والا جلسہ تو اپنی ایک منفرد شان رکھتا ہے۔ یہ جلسہ ایک مرکزی جلسہ کے طور پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی براہ راست نگرانی میں، آپ کی ہدایات کے تابع منعقد ہوتا ہے۔ جلسہ شروع ہونے میں ابھی چند دن رہتے ہیں لیکن ابھی سے لندن میں بیت الفضل اور بیت الفتوح میں جلسہ سالانہ کی گہما گہمی اور رونق شروع ہو چکی ہے۔ اکناف عالم سے آنے والے مخلصین کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ خاص طور پر نمازوں کے اوقات میں اور حضور انور سے انفرادی ملاقاتوں کے وقت میں ان مخلصین کا شوق اور اظہار محبت دیدنی ہوتا ہے۔ ہر طرف مصافحوں، معانقوں اور ملاقاتوں کی رونقیں ہیں اور یہ کیفیت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ ہر طرف بہار کا ایک سماں ہے۔ باہم مل کر ایمانوں کو تازگی نصیب ہوتی ہے باہم تودت اور محبت کے سلسلے استوار ہوتے ہیں اور یہی تو اس روحانی اجتماع کا بنیادی مقصد ہے۔

جماعت احمدیہ کا یہ جلسہ سالانہ کوئی دنیاوی میلہ یا اجتماع نہیں ہے۔ یہ خالصتاً ایک علمی اور روحانی اجتماع ہے۔ اس کا ایک مقصد تربیتی لحاظ سے اپنے آپ کو ایک تربیت یافتہ احمدی بنانا ہے۔ عظیم الشان مقاصد کی خاطر اس جلسہ سالانہ کا آغاز کرتے ہوئے مسیح پاک نے فرمایا:۔

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (۔) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 281)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلسہ سالانہ کے یہ سب مقاصد سال بہ سال احسن رنگ میں پورے ہو رہے ہیں اور دنیا کے سب ممالک جلسہ سالانہ کے فیضان سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔

جلسہ سالانہ کی ساری برکات اور مصروفیات کا محور جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وجود ہے۔ آپ کے رخِ انور کی ایک جھلک دیکھنے، آپ کے قرب میں بیٹھنے، آپ کے پیچھے نمازیں ادا کرنے سے لطف اندوز ہونے، آپ کے روح پرور ارشادات سے استفادہ کرنے اور اگر ہو سکے تو آپ سے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کی بے تاب تمنائیں لے کر عشاق احمدیت قافلہ در قافلہ لندن تشریف لاتے ہیں۔ باہر سے آنے والوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہوتی ہے کہ جن کا لندن میں کوئی عزیز رہتا ہے نہ کوئی رشتہ دار اور پھر ان کو لندن کی کسی عمارت یا کسی بازار یا کسی اور جگہ میں کوئی دلچسپی بھی نہیں ہوتی۔ ان کی خواہشات اور تمنائیں اور دلی آرزوئیں بس ایک ہی نقطہ پر مرکوز ہوتی ہیں اور وہ ہوتا ہے خلیفہ وقت سے روحانی فیض حاصل کرنا اور یہ وہ سعادت مند اور خوش بخت لوگ ہیں جو اپنا سارا وقت بیت الفضل کے گردونواح میں گزار دیتے ہیں۔ جلسہ شروع ہوتا ہے تو حدیقة المهدی کو اپنا ٹھکانہ بنا لیتے ہیں۔ جہاں جہاں شمع جاتی ہے وہیں یہ پروانے بھی ساتھ جاتے ہیں۔ جلسہ کی برکتوں سے جھولیاں بھرنے کے بعد پھر واپس بیت الفضل میں ڈیرہ لگا لیتے ہیں اور پھر یہیں سے سیدھے ہوائی اڈہ جا کر اپنے گھروں کے لئے واپس روانہ ہو جاتے ہیں۔

دنیا داروں کی نظر میں لندن کا یہ کیا سفر ہوا کہ نہ کوئی پارک دیکھا نہ کسی تاریخی علاقہ کی سیر کی۔ نہ کسی بازار کی شکل دیکھی۔ نہ کسی جگہ سیر وتفریح کیلئے گئے۔ لیکن کوئی ان فرزانوں سے پوچھے تو سہی کہ وہ یہاں آ کر کیا کما کر گھروں کو لوٹے۔ وہ روحانی دولت سے مالا مال ہو کر اپنے اہل وعیال میں واپس جاتے ہیں۔ ایسی دولت جو ان کی دنیا بھی روحانی طور پر سنوار دیتی ہے اور آخرت بھی۔ وہ اس دولت کو اپنے اہل و عیال اور رشتہ داروں میں دل کھول کر تقسیم کرتے ہیں۔ ان کی باتیں، ان کے تجربات اور ان کے مشاہدات سن کر ہر شخص شادکام ہو جاتا ہے اور کئی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو اس روحانی دنیا کی روح پرور باتیں سن کر اسی وقت ارادہ کر لیتے ہیں کہ اگلے سال ہم خود جا کر اس روحانی چشمہ سے سیراب ہوں گے۔

جلسہ کے شاملین کا ذکر کرتے ہوئے میں کہاں سے کہاں چلا گیا۔ سچی بات یہ ہے کہ یہ ایک بے نظیر روحانی اجتماع ہے جس کے ساتھ مسیح موعود کی بابرکت دعائیں ہیں اور ایسی دعائیں ہیں کہ ان کا فیض آج بھی جاری ہے۔ ان کی برکت سے آج بھی مخلصین جھولیاں بھر کر اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد بھی باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چار خطابات ہوتے ہیں جو علمی، تربیتی اور روحانی مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یہ خطابات ہی دراصل اس جلسہ کا مرکزی حصہ ہوتے ہیں۔ انہی کو سننے کیلئے مخلصین ہزارہا میل کا سفر طے کر کے آتے ہیں۔ سننے کو تو یہ خطابات MTA پر بھی سنے جا سکتے ہیں لیکن امام وقت کے سامنے بیٹھ کر، امام وقت کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بناتے ہوئے ان خطابات کے سننے کا مزا کچھ اور ہی ہوتا ہے یہ ایک ایسا روحانی تجربہ ہے جس کو پوری طرح بیان کرنا ممکن نہیں۔

علاوہ ازیں علمائے سلسلہ کے علمی اور تربیتی خطابات بھی ہوتے ہیں۔ غیر مذاہب سے تعلق رکھنے والے مہمان جو دنیا کے مختلف ممالک سے تشریف لاتے ہیں وہ بھی حاضرین سے مختصر خطابات فرماتے ہیں۔ ان کو سن کر احمدیت کے پیغام اور اس کے عالمگیر اثرات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ تقریری پروگراموں کے علاوہ شاملین جلسہ کوشش کرتے ہیں کہ ان کا سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں گزرے۔ الغرض جلسہ کے یہ تین دن اور تین راتیں علمی اور روحانی ترقی کے انمول اوقات ہوتے ہیں۔ اس روحانی فائدہ سے ہر شخص اپنی اپنی بساط اور کوشش کے مطابق فیض پاتا ہے۔

اس عالمگیر روحانی اجتماع کی ایک غیر معمولی روحانی تقریب عالمگیر بیعت ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر دوران سال جماعت احمدیہ میں نئے شامل ہونے والے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں جبکہ پرانے احمدی بھی تجدید بیعت کے ذریعہ اپنے ایمانوں کو تازہ اور مستحکم کرتے ہیں۔ MTA کی برکت سے دنیا کے کونے کونے میں نئے اور پرانے احمدی سب ایمان کی ایک لڑی میں بیک وقت پروئے جاتے ہیں امت واحدہ کا نقشہ نظروں کے سامنے آ جاتا ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک سے جو عشاقِ دین متین اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کیلئے لندن آ چکے ہیں یا پابہ رکاب ہیں یا ابھی چند دنوں میں آنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ساتھ ہو۔ یہ سب دراصل حضرت مسیح پاک کے مقدس مہمان ہیں جو آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں ان کا حافظ وناصر ہو۔ ان کی غیر حاضری میں ان کے اہل وعیال کی خود حفاظت فرمائے اور وہ مخلصین جو باوجود شدید خواہش اور تمنا کے امسال کسی وجہ سے اس جلسہ میں شامل نہیں ہو رہے اللہ تعالیٰ ان کے نیک جذبات قبول فرمائے اور اگلے سال ان کو شمولیت کی توفیق اور سعادت دے۔

ایسے مخلصین سے درخواست ہے کہ MTA پر جلسہ سالانہ کی کارروائی سننا اور دیکھنا ہرگز نہ بھولیں۔ وقت نکال کر دیکھیں۔ دلوں کو گرمائیں۔ امام وقت کی نصائح کو دلوں میں جگہ دیں۔ ان پر عمل کریں اور دور ہونے کے باوجود پورے تعہد سے نصائح پر عمل کر کے اس دوری کے ملال کو خوشی میں بدل دیں۔ اور ہاں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے سب مہمانوں کو، ان کی خدمت کرنے والے سب کارکنان اور رضاکاروں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں آؤ ہم سب مل کر ایک دوسرے کیلئے دعائیں کریں۔ ؎

ہر گام پہ فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

☆............☆............☆

(بقیہ از صفحہ 8)

تھیں۔ تمام عمر نماز وقت پر ادا کرنے والی' نماز تہجد میں باقاعدہ، نیک، پارسا اور متقی خاتون تھیں۔ سچی خوابیں آتیں۔ سینکڑوں احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ خلافت سے تمام عمر محبت اور وفا کا تعلق رکھا اور اپنی اولاد کو بھی خلافت سے والہانہ عشق اور نظام جماعت سے وابستہ رہنے، عہدیداران کی پوری طرح اطاعت کرنے کی تلقین کرتی رہتیں۔ واقفین زندگی کے ساتھ بڑی محبت اور عزت سے پیش آیا کرتیں۔ آپ سادہ طبیعت اور غریب پرور خاتون تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل دے اور ابا جان کو ادھیڑ عمری میں یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے اور صحت کے ساتھ رکھے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم وسیم احمد قمر صاحب لندن لکھتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ سائرہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم رانا نعیم الدین صاحب دارالعلوم وسطی حال لندن مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ صحت کافی کمزور ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب کاشمیری مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم عبدالمجید صاحب آف ندھیری ضلع کوٹلی A.K بوجہ دمہ شدید بیمار ہیں۔

اسی طرح مکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کے والد محترم چوہدری دین محمد صاحب آف ساردہ کوٹلی آزاد کشمیر شدید بیمار ہیں انہیں فالج کا اٹیک ہوا ہے۔ دونوں صاحبان کی حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

28 جولائی 2010ء

12-30 am	عربی سروس
1-30 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-05 am	چلڈرن کلاس
3-10 am	لجنہ اماء اللہ یوکے کا اجتماع
4-05 am	ریئل ٹاک
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am	تلاوت، درس ملفوظات
6-10 am	یسرنا القرآن
6-25 am	لقاء مع العرب
7-30 am	عربی سیکھئے
8-15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-45 am	ایڈز کے بارے پروگرام
9-10 am	سوال وجواب
10-05 am	لجنہ اماء اللہ یوکے کا اجتماع
11-05 am	تلاوت، درس حدیث
11-35 am	سفید بادلوں کی سرزمین
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-05 pm	جماعت احمدیہ کا تعارف
2-05 pm	سوال وجواب
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-05 pm	سواحیلی سروس
5-05 pm	تلاوت، درس حدیث
5-30 pm	یسرنا القرآن
5-50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مئی 1985ء
7-20 pm	بنگلہ پروگرام
8-25 pm	جلسہ سالانہ 2009ء
9-25 pm	خبرنامہ
9-40 pm	سوال وجواب
10-45 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-00 pm	درس حدیث
11-15 pm	عربی سروس

29 جولائی 2010ء

12-15 am	لقاء مع العرب
1-10 am	جماعت احمدیہ کا تعارف
2-10 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
3-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مئی 1985ء
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-20 am	تلاوت
5-30 am	یسرنا القرآن
5-45 am	لقاء مع العرب
6-40 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-00 am	جماعت احمدیہ کا تعارف
7-55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مئی 1985ء
9-30 am	سفید بادلوں کی سرزمین
9-55 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات
11-35 am	گلشن وقف نو
12-50 pm	فیتھ میٹرز
1-55 pm	ملاقات (انگریزی زبان)
2-55 pm	انڈونیشین سروس
3-55 pm	پشتو سروس
4-45 pm	تلاوت
5-15 pm	یسرنا القرآن
5-50 pm	بنگلہ سروس
6-55 pm	ترجمۃ القرآن
8-10 pm	مسیح ہندوستان میں (مذاکرہ)
9-00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2010ء (معائنہ)
11-05 pm	یسرنا القرآن
11-30 pm	عربی سروس

☆..........☆..........☆

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی تدفین

مکرمہ زکیہ فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم صوفی نذیر احمد صاحب ایک مختصر سی علالت کے بعد بیٹھا نین ہسپتال ہائیڈل برگ جرمنی میں مورخہ 14 جولائی 2010ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اپیل ہائم میں مورخہ 17 جولائی 2010ء کو پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں آپ کا جنازہ مورخہ 19 جولائی کو ربوہ لایا گیا جہاں اسی روز محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت مبارک میں بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ لندن سے اپنی پوتی عزیزہ حامدہ نجم صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد نجم صاحب کی شادی میں شمولیت کی غرض سے جرمنی تشریف لائی تھیں کہ اچانک دل کی تکلیف ہوئی، ساتھ ہی فالج اور نمونیہ کی شکایت ہوگئی اور چند دن بیمار رہ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23 جولائی 2010ء کو خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ نے اپنے پیچھے خاوند کے علاوہ 4 بیٹے 2 بیٹیاں 19 پوتے پوتیاں، 20 پڑپوتے پڑپوتیاں، 8 نواسے نواسیاں، 4 پڑنواسے پڑنواسیاں اور ایک بھائی مکرم محمد رفیع صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی اولاد بالترتیب یوں ہے۔ مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ انچارج ٹرکش ڈیسک لندن، مکرم ذوالفقار احمد قمر صاحب لندن، مکرم منیر احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ پرائیویٹ سیکرٹری لندن، مکرم نصیر احمد نجم صاحب جرمنی خاکسار، مکرمہ آمنہ طیبہ زوجہ مکرم منصور احمد چیمہ صاحب لندن۔

تدفین پر ماسوائے مکرم منیر احمد جاوید صاحب تمام بہن بھائی موجود تھے۔ مرحومہ کا تعلق پن ضلع قصور سے تھا اور مکرم میاں شہاب الدین صاحب کی بیٹی

(باقی صفحہ 7 پر)

ربوہ میں طلوع وغروب 26 جولائی

طلوع فجر	3:50
طلوع آفتاب	5:17
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:12

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

Love For All Hatred For None
GAS LINES C.N.G
&
Petrol Pump Petroline
اسلام آباد ہائی وے اور لیتھراروڈ کے سنگم پر پل کراس کر کے KRL سگنل سے پہلے
Tel: 051-2614001-5
پروپرائیٹر چوہدری علی محمد وڑائچ اسلام آباد

FD-10

انسانیت سے پیار بہت بڑی عبادت ہے
حکیم منور احمد عزیز
چک چھٹہ حافظ آباد والے
دارالفتوح شرقی ربوہ
فون 0476214029 موبائل 03346201283

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پیک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
0345-4866677
0333-6708024
042-5054243
7418584
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور نزد احمد فیبرکس

ماشاء اللہ روم کولر
جستی چادر سے تیار شدہ
ہر قسم کے روم کولر دستیاب ہیں
طالب دعا: محمد سرور
B-1-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

شربت فولاد سیرپ
اکسیر بدن
فولاد کی کمی کو دور کر کے طاقت بحال کرتا ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

پریمئر ایکسچینج کمپنی (پی) لمیٹڈ
غیر ملکی کرنسی کے لین دین کا واحد با اعتماد ادارہ
دفتر اتوار کے روز بھی کھلا ہوگا
براہ رابطہ 0333-9794460
0333-8390390
047-6215068
بونا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام ایک معیار مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون 6211412,03336716317